اسلام میں حلال ذبیحہ کا تصور اور عصر حاضر میں اس کا اطلاقی جائزہ

*اُمیمہ صدیقی

Abstract

Food is a fundamental necessity of human life; without it survival is impossible, and performing religious obligations becomes difficult. Therefore, all religions have provided extensive teachings regarding food. Islam, being the final divine comprehensive religion, introduced several regulations regarding food. Additionally, many conveniences that were not present in previous religious scriptures. The concept of halal in Islam is very broad. Only those things are considered haram (forbidden) about which there is a clear prohibition in the Quran and Sunnah (traditions of Prophet Muhammad, peace be upon him). Besides these things, everything else falls within the realm of halal. The Islamic teachings regarding slaughter are clear such as mentioning the name of Allah. Moreover certain conditions have been stipulated by Islamic law. Animals that die of themselves (found dead) are considered haram. Whatever is slaughtered in the name of anyone other than Allah is considered haram, even if Allah's name is mentioned during the slaughter, as the intention is to slaughter for someone other than Allah. Punishment and reward are based on one's intention. Therefore, if an animal is slaughtered in the name of Allah, it becomes halal. When a person consumes halal food, it has a positive impact on their body. If they consume haram food, it becomes easier for them to engage in evil deeds and difficult to engage in good deeds. In this article, a detailed explanation of halal slaughter will be provided, and its contemporary application will be examined. Various new methods of slaughter have emerged in modern times. We will analyze these methods in the light of the Quran and Sunnah to determine whether they are in accordance with Islamic teachings or not. If not, we will explore how they can be adapted to align with Islamic teachings.

Keywords: Halal Food, Slaughter, Animals.

* ایم فل، اسلامک ریسرچ سنٹر، بہاالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۔

تعارف:

زندگی کی بنیادی ضرورت غذا ہے۔ اس کو ہر مذہب میں اہمیت دی گئی ہے۔ اسلام نے بھی اس کو بڑی اہمیت دی ہے۔ اسلام نے غذا کو دو حصوں میں تقسیم کیا حلال اور حرام -شریعت اسلام میں غذا تمام حلال کر دی گئی ہے مگر کچھ چیزوں کے بارے میں نام لے کر ان کو حرام قرار دیا ہے ان چیزوں کے علاوہ باقی تمام چیزیں حلال ہیں۔ حلال اشیاء میں گوشت کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے کیونکہ گوشت انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ شریعت اسلامیہ نے گوشت کو حاصل کرنے کے کچھ اصول اور ضابطے مقرر کئے ہیں خنزیر کا گوشت اسلام میں حرام ہے اس کے علاوہ جو جانور ہیں شریعت نے ان کو حلال قرار دیا ہے بشرطیکہ ان کو ذبح کر لیا جائے۔

ذبح کے لغوی معنی:

ذبح کے لغوی معنی کاٹنے اور پھاڑنے کے ہیں۔[1]

الذبح سے مراد حلق کے نیچے سے کاٹنا جو ذبح کی جگہ ہوتی ہے۔[2]

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

''وَ فَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ''[3]

"اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا۔"

ذبح کے اصطلاحی معنی:

ذبح کے لیے عربی میں زکاۃ کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔

---

1 سعدی ابوحبیب، الدکتور، **القاموس الفقہی الغہ واصطلاحا**،(دمشق: دارالفکرد، ۱۴۰۸ھ)، ۱۳۸

2 افریقی، ابن منظور محمد بن مکرم، **لسان العرب**،(بیروت: دار صادر، ۱۴۱۴ھ)، ۲: ۳۷

3 الصافات: ۱۵۷

''والذبح قطع الأكثر من حلقوم والمرئی والودجین''[4]

"ذبح حلق کی نالی اور دونوں شہ رگ میں سے اکثر کا کاٹنا ہے۔"

شریعت میں حرام کردہ جانور:

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے جانوروں کے حلال اور حرام ہونے کے بارے میں مختلف مقامات پر بہت تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالٰی ہے:

''حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوْذَةُ وَ الْمُتَرَدِّيَةُ وَ النَّطِيْحَةُ وَ مَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ''[5]

تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو، اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو، جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو، لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں۔

اللہ تعالٰی نے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ مردہ جانور حرام ہیں۔ اس کے بعد فرمایا ہے کہ خون بھی حرام ہے خون کے بارے میں یہ ہے کہ بہتا ہوا خون حرام ہے اس کے علاوہ تلی اور جگر وہ حلال ہیں کیونکہ وہ بہتا ہوا خون نہیں ہیں۔ جگر اور تلی کو تمام آئمہ اور فقہاء کرام اتفاق رائے سے حلال قرار دیتے ہیں۔ جانوروں میں سے خنزیر کا گوشت مکمل طور حرام ہے اس کے علاوہ علاوہ وہ حلال جانور جو بذات خود تو حلال ہے مگر اسے ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو وہ جانور حرام میں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی انسان کی نیت اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے جانور ذبح کرنے کی ہے تو وہ جانور حرام ہے پھر چاہے وہ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام ہی کیوں نہ لے مگر وہ حرام رہے گا کیونکہ نیت درست نہیں۔ اسی طرح آستانوں پر ذبح ہونے والے جانور بھی حرام ہیں اور یہ کہ انسان کی

---

4 الحصکفی، محمد بن علی، **الدر المختار**، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۹۴ء)، ۹: ۲۵

5 المائدہ: ۳

نیت کا اس کے اعمال میں بڑا عمل دخل ہوتا ہے جزا اور سزا نیت کی بنیاد پر ملتی ہے۔ اگر ذبح کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو بھی جانور حلال نہ ہو گا۔[6]

وہ جانور جو گلا گھٹنے سے مر گیا ہو یا کسی ضرب سے مرا ہو یا اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی جانور کے سینگ لگنے سے مر چکا ہو پھر چاہے اس کو زخم بھی ہوا ہو اور خون بھی نکلے مگر ان جانوروں کو صراحت کے ساتھ حرام کیا گیا ہے اس لیے یہ حرام ہیں۔ جس جانور کو درندوں یعنی شیر، چیتے وغیرہ نے حملہ کر کے اس کو مار دیا ہو وہ حرام ہے اگر اس طرح کے کسی بھی جانور میں ابھی تھوڑی جان باقی ہو اور زخم اتنا گہرا ہو کہ اس کا بچنا ممکن نہ ہو تو اگر اس کو ذبح کر لیا جائے تو وہ حلال ہو جائے گا۔ اگر جانور میں جان باقی ہونے کا یقین ہو جائے تو ایسے جانور کو ذبح کیا جائے ورنہ جو بالکل ختم ہو جائے یعنی مر جائے تو پھر چاہے اسے ذبح بھی کر لیا جائے تو وہ حلال نہ ہو گا۔[7]

اضطراری حالات میں استثنا:

اگر کوئی انسان کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں پر جانور کو ذبح کرنا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں جانور کو صرف چوٹ لگا دینا ہی کافی ہوتا ہے یعنی آدمی کے پاس اگر ذبح کرنے والے ہتھیار نہ ہوں تو اس صورت میں جانور کو چوٹ لگا دینا ہی کافی ہے اس کے بعد جانور کو کھایا جا سکتا ہے اس حوالے سے ایک حدیث میں اس طرح آیا ہے۔

''فَقَالَ جَدِّي: إِنَّا نَرْجُو، أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى العَدُوَّ غَدًا، وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالقَصَبِ؟ فَقَالَ: مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الحَبَشَةِ''[8]

---

[6] ابن کثیر، عماد الدین، **تفسیر ابن کثیر**، (مکتبہ اسلامیہ، ۲۰۱۳ء)، ۲: ۴۹

[7] قرطبی، محمد بن احمد، **تفسیر قرطبی**، (کراچی: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، ۲۰۱۲ء)، ۳: ۴۶۳

[8] بخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الإِبِلِ وَالغَنَمِ فِي المَغَانِمِ، (دار السلام للنشر والتوزیع، ۱۹۹۹ء)، رقم الحدیث: ۳۰۷۵

عبایہ کہتے ہیں کہ میرے دادا (رافع رضی اللہ عنہ) نے خدمت نبوی میں عرض کیا' کہ ہمیں امید ہے یا (یہ کہا کہ) خوف ہے کہ کل کہیں ہماری دشمن سے مڈ بھیڑ نہ ہو جائے۔ ادھر ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ تو کیا ہم بانس کی کھپچیوں سے ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہادے اور ذبح کرتے وقت اس پر اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیا گیا ہو' تو اس کا گوشت کھانا حلال ہے۔ البتہ وہ چیز (جس سے ذبح کیا گیا ہو) دانت اور ناخن نہ ہونا چاہئے۔ تمہارے سامنے میں اس کی وجہ بھی بیان کرتا ہوں دانت تو اس لئے نہیں کہ وہ ہڈی ہے اور ناخن اس لئے نہیں کہ وہ حبشیوں کی چھری ہیں۔

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپؐ نے جانوروں کو چھڑی کے علاوہ بھی کسی چیز سے ذبح کرنے کی اجازت دی ہے جیسا بعض اوقات انسان پر ایسا وقت آجاتا ہے خاص طور پر سفر میں یا جنگ کے وقت کہ اس وقت انسان کے پاس ذبح کرنے کے ہتھیار نہیں ہوتے۔ جیسا کہ جنگ کا خدشہ ظاہر ہو رہا تھا تو صحابہ کرام نے اپنی پریشانی بیان کی کہ ہمارے پاس چھڑی نہیں ہے تو ہم بانس کی کھپچیوں سے ذبح کر لیں تو آپ نے اجازت دے دی اور کہا کہ ہر اس چیز سے جو خون بہادے اور اس پر اللہ تعالی کا نام بھی لیا گیا ہو۔ یہ دونوں چیزیں بہت ضروری ہیں اگر ان میں سے ایک چیز نہ ہو تو ذبح صحیح تصور نہیں کیا جائے گا۔ دانت اور ناخنوں سے ذبح کرنے سے اس لیے منع کیا گیا کیونکہ دانت ہڈی ہوتے ہیں اور ہڈی جنوں کی خوراک ہے۔ ناخنوں سے اس لیے منع فرمایا گیا کہ وہ حبشیوں کی چھریاں ہیں حبشی لوگ اس وقت کافر تھے اس لیے ان کے جیسا طریقہ اختیار کرنے سے منع فرمایا گیا۔[9]

اسلام میں حلال کا دائرہ کار:

حلال غذا کا مفہوم اسلام میں بہت زیادہ وسیع ہے ہر وہ چیز حلال ہے جس کے بارے میں شریعت خاموش ہے یا پھر اس کو حرام قرار نہیں دیا۔ حرام صرف وہ چیزیں ہیں جن کا قرآن وحدیث میں نام لے کر ان کو حرام ٹھہرایا گیا ہے۔ اس بات کی دلیل اس آیت سے ملتی ہے۔

---

[9] کاشمیری، محمد انور شاہ، **انوار الباری**، (ملتان: ادارہ تالیف الشرفیہ، ۱۴۲۶ھ)، ۱۷: ۴۴۸

''قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ''[10]

"آپ کہہ دیجئے جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو تو واقع ہی آپ کا رب غفور رحیم ہے۔

آپ کو وحی کے ذریعے صرف کچھ چیزوں کو حرام کرنے کا حکم دیا گیا۔ جن کا نام لیا گیا وہ حرام ہیں ان کے علاوہ باقی سب چیزیں حلال کے دائرے میں آتی ہیں۔ مردار حرام ہے یعنی جو جانور طبعی موت مر جائے وہ حرام ہو جاتا ہے۔ خون جو بہہ رہا ہو اور سور کا گوشت یہ بھی حرام ہیں باقی تمام جانور جو کہ حلال ہیں اگر ان میں سے کوئی اللہ کے نام کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کر دیا جائے تو وہ حرام ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالٰی نے انسان کی آسانی کے لیے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اگر کوئی مجبور ہو جائے تو وہ حرام اشیاء کا استعمال بھی کر سکتا ہے یعنی کوئی انسان کسی ایسی جگہ پر ہے جہاں اس کو حلال کھانا میسر نہیں ہے تو وہ صرف اتنا حرام میں سے استعمال کر سکتا ہے کہ وہ زندہ رہ جائے پیٹ بھر کر کھانا صحیح نہیں۔ اللہ تعالٰی نے شرط بیان فرمائی ہے کہ وہ لذت حاصل کرنے کے لیے ایسا نہ کرے تو پھر رخصت ہے۔ اس طرح کی صورتحال ہو جائے تو اللہ تعالٰی فرماتے ہیں میں معاف فرمانے والا ہوں۔[11]

---

10 الانعام:۱۴۵

11 قرطبی، محمد بن احمد، **تفسیر قرطبی**،(لاہور:ضیاءالقرآن پبلیکیشنز،۲۰۱۲ء)،۳: ۴۶۳

مردار تو ویسے سارے حرام ہیں یعنی جو بھی چیز طبعی موت مر جائے اس کا نہ کسی نے شکار کیا ہو نہ اسے ذبح کیا گیا ہو تو وہ شریعت میں حرام ہے۔ مگر دو چیزیں ایسی ہیں جو مردہ بھی ہوں تو بھی حرام نہیں ہیں بلکہ حلال ہیں ان کے بارے میں ایک حدیث بیان ہوئی ہے۔

''عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ: الْحُوتُ، وَالْجَرَادُ''[12]

"حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمارے لیے دو مری ہوئی چیزیں حلال کر دی گئی ہیں؛ مچھلی اور ٹڈی۔"

اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو اس طرح بنایا ہے کہ وہ پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اگر وہ پانی سے باہر آجائے تو کچھ ہی دیر کے اندر وہ مر جاتی ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر آسانی فرمائی ہے کہ مچھلی کو ذبح کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ وہ مردہ حالت میں بھی حلال کر دی ہے۔ مچھلی ہر جگہ کی حلال ہے یعنی سمندر کی دریاؤں کی اور ندی نالوں کی ساری جگہوں کی مچھلیاں حلال ہیں۔ اس طرح ٹڈی کو بھی اللہ تعالیٰ نے مردہ حالت میں حلال کر دیا ہے یہ ایک حشرات الارض کی قسم ہے یہ درختوں کے پتے کھاتی ہے جب یہ ایک ساتھ مل کر اڑتی ہیں تو پورے پورے کھیت بھی چٹ کر دیتی ہیں ان کے گروہ کو ٹڈی دل کہتے ہیں لوگ اس کو بھون کر کھاتے ہیں۔[13]

دباغت کی حلت:

مچھلی اور ٹڈی کے علاوہ جتنے بھی مردار ہیں سب حرام ہیں۔ حرام بھی اس طرح ہیں کہ ان کا صرف کھانا حرام ہے باقی جو حلال مردہ جانور ہوتے ہیں ان کی دیگر اشیاء ویسے استعمال میں لائی جاسکتی ہیں۔ اسلام میں یہ جائز عمل ہے ایک حدیث کے ذریعے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔

12 ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، کِتَابُ الصَّيْدِ، بَابُ صَيْدِ الْحِيتَانِ وَالْجَرَادِ، (دارالسلام للنشر والتوریع، ۱۹۹۹ء)، رقم الحدیث:۳۲۱۸

13 جانباز، محمد علی، **انجاز الحاجہ**، (سیالکوٹ: جامعہ رحمانیہ، ۲۰۰۳ء)، ۶: ۲۴۶

''حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيِّتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا''[14]

"ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انہیں عبد اللہ بن عباس ؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک مردہ بکری پر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے چمڑے سے تم لوگوں نے کیوں نہیں فائدہ اٹھایا؟ صحابہ نے عرض کیا، کہ وہ تو مردار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مردار کا صرف کھانا منع ہے۔"

مردار کا گوشت وغیرہ کھانا حرام ہے مگر حلال جانور کی کھال استعمال میں لائی جاسکتی ہے اس کی ایک شرط علماء کرام لگاتے ہیں کہ اسے دباغت دی گئی ہو تو وہ حلال ہو جاتی ہے۔ آپ کی بیوی حضرت سودہ کو کھال کو دباغت دینے کا طریقہ آتا تھا وہ دباغت دے کر کھال کو استعمال میں لے آتی تھیں دباغت سے کھال پاک ہو جاتی ہے جمہور علماء کی یہی رائے ہے باقی کچھ علماء کرام یہ بھی کہتے ہیں کہ مردہ حلال جانور کی کھال حلال ہوتی ہے چاہے اسے دباغت دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو۔ جمہور علماء کا موقف زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ دباغت دینے کے بارے میں دوسری بھی کئی احادیث میں ہے ذکر آیا ہے۔[15]

اگر کوئی جانور حرام ہو جیسا کہ سور ہے تو اس کی کھال دباغت دینے سے بھی حلال نہیں ہوگی کیونکہ وہ جانور ہی حرام ہے۔ دباغت دینے سے حرام چیز حلال نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے بڑی آسانیاں پیدا فرمائی ہیں اگرچہ صراحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کچھ چیزوں کا نام لے کر ان کو حرام قرار دیا ہے پھر بھی یہ استثناء دیا ہے کہ اگر کوئی شخص مجبور

---

14 بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح،کِتَابُ البُيُوعِ، بَابُ جُلُودِ المَيْتَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْبَغَ،(دارالسلام للنشر والتوریع،۱۹۹۹ء)، رقم الحدیث:۲۲۲۱

15 کاشمیری، محمد انور شاہ، **انوار الباری**،(ملتان: ادارہ تالیف الشرفیہ،۱۴۲۶ھ)،۱۷: ۴۸۰

ہو جائے تو وہ ان چیزوں کا استعمال کر سکتا ہے مگر وہ ان کو بقدر ضرورت ہی استعمال کرے یعنی بس اتنا کھائے کہ انسان کے مرنے کا خدشہ ٹل جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ''[16]

تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جائے حرام ہیں پھر اگر کوئی بے بس کر دیا جائے نہ وہ خواہشمند ہو اور نہ حد سے گزر جانے والا ہو تو یقیناً اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

زمانہ جاہلیت میں مشرکین مکہ کسی بھی چیز کو اپنی مرضی سے حلال کر لیتے تھے اور کسی بھی چیز کو اپنی مرضی سے ہی حرام قرار دے دیتے تھے۔ پھر چاہے وہ چیز اصل میں حلال ہی کیوں نہ ہوتی اس لیے بار بار یہ تاکید کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال قرار دیا ہے وہ حلال ہیں اور جن کو حرام قرار دیا ہے وہ حرام ہیں اور جن چیزوں کے بارے میں شریعت خاموش ہے وہ بھی حلال کے دائرے میں آتی ہیں۔ غیر اللہ کے نام پر جو جانور ذبح کیا جائے وہ بھی حرام ہے ان سب کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے آسانی کی کہ اگر کوئی شخص مجبور ہو جائے اس کے پاس حلال کھانا نہ ہو اور بھوک کی اس قدر شدت ہو کہ اگر وہ کچھ نہ کھائے تو اس کی جان جا سکتی ہو تو اس صورت میں اسے صرف اتنا کھانے کی اجازت ہے جس سے اس کی جان بچ جائے پیٹ بھر کر کھانے کی اجازت نہیں ہے۔[17]

موجودہ دور میں آبادی بڑھ گئی ہے آبادی کے لحاظ سے خوراک میں بھی اضافے کی ضرورت ہے اس لیے مشینی ذبیحہ کا طریقہ شروع ہوا اس سے کم وقت میں زیادہ گوشت حاصل ہو جاتا ہے اس عمل کے ذریعے محنت بھی بہت کم ہوتی ہے مشین کا ایک بٹن دبانا پڑتا ہے بس پھر وہ اپنا کام شروع کر دیتی ہے اسی کے ذریعے ہی جانور ذبح ہوتے ہیں پھر گوشت بھی اسی کے ذریعے بنتا ہے یہاں تک کہ مشین آلائش کو صاف بھی کرتی ہے اور

---

16 النحل:۱۱۵

17 مفتی، محمد شفیع، **معارف القرآن**، (کراچی: ادارہ المعارف، ۱۴۰۶ھ)، ۵: ۴۰۲

جانور کی کھال بھی اتار دیتی ہے۔ اس طرح کرنے سے آسانی بھی بہت ہوتی ہے اور کم وقت میں بہت زیادہ گوشت حاصل کیا جاسکتا ہے مگر اس کو اسلامی نقطہ نظر سے بھی دیکھنا بے حد ضروری ہے۔ مشینی ذبیحہ کا طریقہ پہلے مغرب میں شروع ہوا ہے۔ اب اسلامی تعلیمات کے مطابق اس کا جائزہ لینا بہت ضروری ہے کہ یہ عمل درست بھی ہے یا نہیں ہے۔[18]

اہلِ کتاب کا ذبیحہ:

مشینی ذبیحہ اہل کتاب کرتے ہیں اور اہل کتاب کے بارے میں ہمیں اسلامی تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ذبیحہ مسلمانوں کے لیے حلال ہے اسی طرح مسلمانوں کا ذبیحہ ان کے لیے بھی حلال ہے کیونکہ یہودی ہوں یا عیسائی ہوں وہ ایک الہامی دین کو مانتے ہیں یعنی وہ بھی آسمانی کتاب کے پیروکار ہیں اس لیے ان کا ذبح کیاہوا جانور کھانا مسلمانوں کے لیے جائز ہے۔

ارشادربانی تعالیٰ ہے:

''اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ''[19]

"کل پاکیزہ چیزیں آج تمہارے لیے حلال کی گئیں اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا ذبیحہ ان کے لیے حلال ہے۔

مسلمانوں کے لیے اہل کتاب کا ذبح کیاہوا جانور حلال ہے کیونکہ وہ بھی اپنے اوپر نازل کی ہوئی شریعت کو مانتے ہیں اور ہر شریعت میں توحید کی دعوت مشترک ہے اسی لیے وہ بھی غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنے کو جائز نہیں سمجھتے۔ جانور ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا نام نہیں لیتے اس لیے ان کا ذبیحہ ہمارے لیے حلال ہے – ایسے لوگ جو اہل کتاب نہ ہوں مشرک ہوں یا مجوسی ہوں تو ان کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔ اہل کتاب اگر کوئی حرام جانور ذبح کریں تو وہ حلال نہیں ہو گا مثلاً اگر وہ سور کو ذبح کر دیں تو اس کا گوشت حلال نہ ہو گا۔ مشینی ذبیحہ اگر اہل

---

18 کاسانی، علاء الدین، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع**،(لاہور: مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، ۱۹۹۳ء)،۵: ۱۱۲

19 المائدہ:۵

کتاب کرتے ہیں تو وہ جائز تو ہے مگر یہ دیکھنا ضروری ہے کہ مشین کے ذریعے جانور ذبح کرنے سے وہ ذبح ہونے سے پہلے ہی مر تو نہیں جاتے اگر ایسا ہے کہ جانور ذبح ہونے سے پہلے مر جاتے ہیں پھر تو جائز نہیں ہے اگر وہ زندہ رہتے ہیں تو پھر جائز ہو سکتا ہے مگر اس کے لیے بھی شرائط ہیں۔ [20]

مشینی ذبیحہ اہل کتاب کرتے ہیں اور اہل کتاب کے بارے میں ہمیں اسلامی تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ذبیحہ مسلمانوں کے لیے حلال ہے اسی طرح مسلمانوں کا ذبیحہ ان کے لیے بھی حلال ہے کیونکہ یہودی ہوں یا عیسائی ہوں وہ ایک الہامی دین کو مانتے ہیں یعنی وہ بھی آسمانی کتاب کے پیروکار ہیں اس لیے ان کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا مسلمانوں کے لیے جائز ہے۔

مشینی ذبیحہ کے وقت تسمیہ پڑھنا:

اس بات کی یقین دہانی کی جائے کہ جب جانور مشین سے ذبح ہوتے ہیں تو ان کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھی جاتی ہے یا نہیں کیونکہ جس جانور کو اللہ کا نام لئے بغیر ذبح کر دیا جائے وہ حلال نہیں ہوتا اگر کوئی مسلمان جان بوجھ کر بسم اللہ نہ پڑھے تو یہ جائز نہیں ہے اگر کوئی بھول جائے تو پھر حلال ہے۔ اب مشین سے جب جانور ذبح کئے جاتے ہیں۔ تو اس وقت ایک بڑا مسئلہ یہ پیش آتا ہے کہ بٹن دبا دیا جاتا ہے اور پھر وہ مشین کئی گھنٹوں تک جانور ذبح کرتی رہتی ہے اگر بٹن دبانے والا ایک مرتبہ بسم اللہ پڑھ بھی لے تو بھی صرف پہلے جانور کے لیے کافی ہو گی اس کے بعد جو بھی جانور ذبح ہوں گے وہ بسم اللہ کافی نہیں ہو گی۔ [21]

اس مسئلے میں فقہاء کا آپس میں اختلاف ہے کچھ کہتے ہیں کہ بسم اللہ بٹن دباتے وقت ایک دفعہ پڑھ لی جائے تو وہ کافی ہے جب تک مشین چلتی رہے اس کے بعد جب مشین بند کر دی جائے تو دوبارہ اس کو چلاتے وقت ایک بار بسم اللہ پڑھ لی جائے تو وہ کافی ہے۔ بعض فقہاء کہتے ہیں کہ مشین کا بٹن اگر بسم اللہ پڑھ کر دبایا بھی ہے تو بھی صرف پہلا جانور حلال ہو گا اس کے بعد سارے جانور حلال کے دائرے سے خارج ہیں اس کا وہ ایک حل بھی بتاتے

---

[20] ابن کثیر، عماد الدین، **تفسیر ابن کثیر**، (مکتبہ اسلامیہ، ۲۰۱۳ء)، ۲: ۸۰

[21] الجزیری، عبد الرحمن، **الفقہ المذاہب الاربعہ**، (بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۳ء)، ا: ۸۹۷

ہیں کہ مشین اس طرح کی بنائی جائے جب انسان ایک بار بسم اللہ پڑھے تو ہر جانور کے اوپر ایک چھڑی ہو اور وہ بیک وقت سب جانوروں کے گلے پر پھر جائے تو یہ عمل جائز ہو جائے گا۔[22]

عملِ تدویخ:

مشین سے مختلف قسم کے جانور ذبح کئے جاتے ہیں مرغیاں، بکریاں اور گائے تو اس سلسلے میں سب کو ذبح کرنے کا طریقہ الگ ہوتا ہے۔ مرغیوں کو جب ذبح کیا جاتا ہے تو ان کو سب سے پہلے کرنٹ والے پانی سے گزارا جاتا ہے جب ان کو کرنٹ لگتا ہے تو وہ بے ہوش ہو جاتی ہیں اور اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ وہ اس کرنٹ لگنے سے مر بھی جائیں ان کو کرنٹ لگانے کے بعد سب کو ایک ساتھ ذبح کیا جاتا ہے اور ان کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ جانور کو ہم جب ذبح کرنے سے پہلے کسی بھی طرح بے ہوش کر دیں تو اس طرح دو فائدے ہوتے ہیں ایک تو جانور کو ذبح کی تکلیف کم ہوتی ہے دوسرا جانور قابو میں بھی آجاتا ہے اور آسانی سے مشین سے ذبح ہو جاتا ہے۔[23]

فقہاء کی اس بارے میں الگ رائے ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے یہ ایک الگ تکلیف دینا ہے ذبح سے پہلے یہ ایک اضافی تکلیف ہے جو کہ جائز نہیں ہے۔[24]

بکریوں کو ذبح کرنے کا ایک الگ طریقہ ہے کچھ لوگ ان کو پہلے مشین کی زنجیر پر اس جگہ لٹا دیتے ہیں جہاں ان کو کرنٹ لگتا ہے اور وہ بے ہوش ہو جاتی ہیں پھر ان کو ایک ایک کرکے ذبح کیا جاتا ہے کچھ لوگ ایسے بھی کرتے ہیں کہ ان کے سر میں ایک سلاخ گاڑھ دیتے ہیں جس سے وہ جانور بے ہوش ہو جاتا ہے پھر وہ اسے ایک ایک کرکے ذبح کر دیتے ہیں ان کے نزدیک یہ ذبح کی تکلیف کو جانور سے کم کر دیتا ہے مگر فقہاء کی رائے یہی ہے کہ وہ ذبح سے پہلے ایک اضافی تکلیف کے سواء کچھ بھی نہیں ہے۔ اس عمل میں سب جانوروں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا جاتا ہے۔ جانور سب ایک جیسے نہیں ہوتے۔ کچھ کمزور ہوتے ہیں کچھ تھوڑے صحت مند ہوتے ہیں اور کچھ بہت

---

22 ابن عابدین، محمد امین بن عمر، **رد المختار علی الدر المختار**،(بیروت: دار الفکر، ۱۹۹۹ء)،۹: ۴۲۶

23 رحمانی، خالد سیف اللہ، **حلال و حرام**،(زمزم پبلیشرز، ۱۴۲۱ھ)،۱۳۷

24 سعیدی، عبد المجید، **احکام حلال و حرام**،(ملتان: مکتبہ مہریہ کاظمیہ، س۔ن)،۳۸

صحت مند بھی ہوتے ہیں اس سے یہ خطرہ پیدا ہوتا ہے کہ صحت مند جانور تو یہ تکلیف برداشت کرلیتا ہے مگر جو جانور کمزور ہوتے ہیں وہ یہ تکلیف برداشت نہیں کرسکتے اور ہوسکتا ہے کہ وہ ذبح کرنے سے پہلے ہی مر جائیں۔ اس عمل کے ذریعے جانور اگر ذبح کرنے سے پہلے ہی مر جاتا ہے۔ تو وہ حلال نہیں ہوتا کیونکہ وہ مردار ہوگیا اور مردہ جانور کو ذبح بھی کرلیا جائے تو بھی وہ حلال نہیں ہوتا۔[25]

گائے کو اس طرح مشین سے ذبح کیا جاتا ہے کہ اس کے سر میں ایک سلاخ گاڑھی جاتی ہے اور اس سے ان کے سر کی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے یا پھر اس طرح بھی کیا جاتا ہے کہ کوئی ہتھوڑا نما چیز مار کر ان کے سر کی ہڈی توڑ دی جاتی ہے پھر وہ ایک ایک کرکے ذبح کی جاتی ہیں۔ مشین سے ذبح کرنے والوں کا ہر جانور کے لیے ایک ہی دعوی ہوتا ہے کہ وہ ان سے ذبح کی تکلیف کم کردیتا ہے حالانکہ یہ جانور کو ایک الگ تکلیف ہوتی ہے پھر اس طرح بھی ہوتا ہے کہ جانور تو چونکہ ایک ایک کرکے ذبح کیا جاتا ہے تو اگر جانور کو تھوڑی دیر ہوجائے ذبح ہونے میں تو وہ دوبارہ ہوش میں بھی آجاتا ہے اس طرح اس کو دہری تکلیف ہوتی ہے۔[26]

فقہاء کی رائے یہ ہے کہ جانور کی سر کی ہڈی توڑنا اس کو جان بوجھ کر موقوذہ بنانا ہے۔ جانور کو جان بوجھ کر موجودہ بنانا اور پھر اس کو ذبح کرنا یہ درست نہیں ہے یہ بات تو ٹھیک ہے کہ اگر کوئی جانور قدرتی طور پر موقوذہ ہوجائے یعنی گر جائے تو اس کو اگر کسی انسان نے اس حالت میں پایا کہ اس میں جان ابھی باقی ہے تو اسے ذبح کرلیا جائے تو وہ حلال ہوجاتا ہے لیکن اگر کسی جانور کو جان بوجھ کر موقوذہ بنایا جائے اس پر پھر یہ حکم نہیں لگایا جاسکتا۔ جانور کو بے ہوش کرنے کے حوالے سے فقہاء کہتے ہیں کہ اس طرح اس کا خون کم نکلتا ہے یعنی ذبح کرتے وقت اس کے جسم سے خون کا اخراج کم ہوتا ہے اس وجہ سے اس کا گوشت پاکیزہ نہیں ہوسکتا اور کرنٹ لگانے سے خون تھوڑا جم جاتا ہے۔ خون کا اخراج صحیح نہ ہو تو جانور صحیح معنوں میں حلال نہیں ہوتا۔[27]

---

25 شفیق الرحمان، **ذبح کرنے کا طریقہ اسلام اور سائنس کی روشنی میں**،(لاہور: مجلس التحقیق السلامی، س۔ن)، ۲۰

26 عبد اللہ بن محمد، **درآمدہ گوشت کی شرعی حیثیت**،(انڈیا: توحید پبلیکیشنز، ۱۴۲۵ھ)، ۵۳

27 ندوی، محمد فہیم اختر، **ذبیحہ کے شرعی احکام**،(ایفا پبلیکیشنز، ۲۰۱۰ء)، ۵۶

خلاصہ:

گوشت کو بطور غذا استعمال کرنے کا عمل شروع سے چلا آرہا ہے۔اس کو حاصل کرنے کے لیے مختلف طریقے اختیار کئے جاتے تھے۔ کوئی جانوروں کا گوشت اس طرح حاصل کرتا تھا کہ زندہ جانور کی ٹانگ یا بازو کاٹ لی۔ ان کے ساتھ بے رحمی کا رویہ اپنایا جاتا تھا۔ لوگ مختلف ہتھیاروں سے جانوروں کی جان لیتے تھے کوئی پتھر مار مار کر جانور کو مار دیتا تھا کچھ لوگ تیر مار کر جانور ہلاک کرتے تھے اسلام نے ان سب چیزوں سے انسان کو منع کیا اور حکم دیا کہ جانوروں کے ساتھ بھی رحم والا برتاؤ کیا جائے۔ شریعت اسلامیہ میں بہت سے آداب بتائے گئے ہیں کہ اگر آپ نے جانور سے گوشت بھی حاصل کرنا ہے تب بھی اس کے ساتھ بے رحمانہ سلوک نہ کیا جائے بلکہ اس کو اچھی طرح ذبح کر کے اسے آرام پہنچایا جائے۔ جانور کو بہت تیز دھار آلے سے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آلہ اتنا تیز دھار ہونا چاہئیے کہ جانور کو زخم اس کی دھار سے لگے اس کے وزن سے نہ گئے ۔ دھار سے زخم اس کے گلے کی رگوں پر لگانے سے جانور کو تکلیف کم ہوتی ہے۔ اسلام میں یہ ہدایات بھی دی ہیں کہ ایک جانور کے سامنے دوسرا جانور ذبح نہ کیا جائے۔ شریعت میں کچھ جانوروں کا نام لے کر ان کو حرام قرار دیا گیا ہے ان کے علاوہ باقی تمام جانور حلال ہیں۔ حرام جانوروں میں سور آتا ہے اور پھر درندے یعنی گوشت خور جانور بھی سارے حرام ہیں۔ جو جانور حلال ہیں ان کے بارے میں یہ ہے کہ وہ طبعی موت نہ مرا ہو یا کسی طرح کی چوٹ لگنے سے یا گلا گھٹنے سے نہ مرا ہو۔ اس جانور کو ذبح کیا گیا ہو یا پھر اس کا شکار کر لیا جائے تو بھی حلال ہے جانور کو ذبح کیا گیا ہو یا بھی حلال ہے۔ جو بھی جانور ذبح کرنا ہو اس کی گلے کی رگیں کاٹی جائیں تاکہ اس کے سارے جسم سے خون نکل جائے اور اس کا گوشت پاکیزہ ہو جائے۔ موجودہ دور میں چونکہ آبادی میں بہت اضافہ ہو گیا ہے اس اضافے کی وجہ سے خوراک میں بھی اضافے کی ضرورت ہے۔ اس صورت حال کو مد نظر رکھ کر ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ کم وقت میں زیادہ خوراک بنائی جا سکے اور اس مقصد کے لیے مشینیں ایجاد کی ہیں تاکہ کم وقت میں اور تھوڑی سی محنت سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔ جب مشینیں ایجاد ہوئیں تو ان کے ذریعے جانور ذبح کئے جانے لگے پھر جانوروں کو قابو کرنے کے لیے مختلف قسم کے طریقے

اپنائے گئے۔ جانوروں کو مشین سے قابو کرنے کے لیے ان کو پہلے مختلف طریقوں سے بے ہوش کیا جاتا ہے تاکہ یہ مشین سے آسانی سے ذبح ہو سکیں۔ بے ہوش کرنے کے لیے کوئی جانوروں کو پہلے کرنٹ لگاتا ہے اور کوئی گیس کے ذریعے ان کو بے ہوش کرتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جانور کے سر پر کر ہتھوڑا نما آلہ مار کر اسے بے ہوش کرتا ہے ان مختلف طریقوں سے بے ہوش کرکے پھر جانور کو مشین کے ذریعے ذبح کیا جاتا ہے۔ مشینی ذبیحہ پر فقہاء کرام نے اعتراضات بھی کئے ہیں کہ یہ طریقہ کار درست نہیں ہے۔ یہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ جانوروں کو اس طرح بے ہوش کرنا اور پھر ان کو ذبح کرنا اس سے جانوروں کے جسم سے خون کا اخراج صحیح نہیں ہوتا اور جانور کا گوشت پاکیزہ نہیں ہوتا۔ گوشت حاصل کرنے کا یہ طریقہ جانور کے لیے بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اسے مختلف طریقوں سے بے ہوش کر کے ایک بہت اضافی تکلیف دی جاتی ہے۔ فقہاء یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ مشین سے جب جانور ذبح ہوتے ہیں تو ہر جانور بسم اللہ نہیں پڑھی جاتی صرف پہلے جانور پر پڑھی جاتی ہے۔

اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ کوئی اس طرح کی مشین ایجاد کی جائے جس کے ساتھ بہت ساری چھریاں لگی ہوئی ہوں اور تین یا چار مسلمان ذابح وہاں پر موجود ہوں وہ ہر جانور پر بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرتے جائیں پھر کھال اتارنے، گوشت بنانے اور پیک کرنے کا عمل مشین کے ذریعے ہو جائے۔ جانور کی صفائی وغیرہ بھی مشین کے ذریعے ہو جائے۔ اس طرح یہ فائدہ ہو گا کہ کم وقت میں اور تھوڑی سی مشقت میں بہت زیادہ گوشت حاصل ہو جائے گا۔ اس طرح فقہاء کے اعتراضات بھی دور ہو جائیں گے۔

نتائج تحقیق:

1۔ حلال غذا کے استعمال سے انسان کی زندگی پہ مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

2۔ بیمار یا لاغر جانور اگر ذبح کیے جائیں تو ان کے گوشت کے ذریعے وہ بیماری انسان میں منتقل ہو جاتی ہے۔

3۔ جانوروں کو ذبح کرنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جائے مگر ان کے ساتھ بے رحمانہ سلوک نہ کیا جائے۔

4۔ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے وقت اسلامی اصولوں کو ضرور مد نظر رکھا جائے۔

5۔ جانور ذبح کرنے سے پہلے ان کو اضافی تکلیف نہ دی جائے یعنی کہ کرنٹ وغیرہ نہ لگایا جائے۔

6۔ مشین سے جانور ذبح کرتے وقت مسلمان یا اہل کتاب ذابح ہی جانور کو ذبح کرے باقی کھال اتارنے، گوشت بنانے اور صفائی وغیرہ کا عمل مشین کے ذریعے کیا جائے۔

7۔ اسلام اور دور جدید کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر درج بالا طریقے سے جانوروں کو ذبح کیا جائے تو کم وقت میں زیادہ گوشت حاصل کیا جاسکتا ہے اور اسلام کے طریقے پر بھی عمل کیا جاسکتا ہے۔